ازعدالت عظمی

ٹھاکر پرگجی آنندجی

بنام

منسکھ امبلال (مردہ) بذریعے اپنے ورثاء اور قانونی وارث اور دیگر

28 نومبر 1996

[کے رامسوامی اور جی ٹی ناناوتی، جسٹس]

ہندو قانون — مشترکہ خاندانی املاک — تقسیم — دو بھائی پی اور ڈی مشترکہ خاندانی املاک یعنی دو مکانات — ڈی اور اس کے والد نے مدعا علیہ کو جائیدادیں گروی رکھی تھیں — سمجھوتے کے تحت چھڑائے گئے — عدالت عالیان کے ذریعے درج کیے گئے نتائج کہ رہن کے چھٹکارے کے لیے اس غور کے تحت مفروضہ تھا — سوال یہ کہ کیا اپیل کنندہ جائیدادوں کو دو مساوی حصص میں تقسیم کرنے اور اس طرح کے ایک حصے کی مختص کا حقدار تھا — اس نتیجے کے پیش نظر کہ دونوں مکانات مشترکہ خاندانی املاک ہیں جن کے بعد پی اور ڈی بھائیوں نے کامیابی حاصل کی ہے، وہ تقسیم کے ذمہ دار ہیں — تاہم، یہ رہن کے فدیہ سے مشروط ہوگا۔

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار 1981: کی دیوانی اپیل نمبر 381۔

1975 کی دوسری اپیل نمبر 444 میں گجرات عدالت عالیہ کے 13.2.80 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے ویمل ڈیو

جواب دہندگان کے لیے ایس سی پٹیل

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

پرگجی آنندجی اور دامجی آنندجی بھائی ہیں۔ انجار میں واقع ہاؤس نمبر 247 اور 248 مشترکہ خاندانی جائیدادیں ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ 18 دسمبر 1956 کو آنندجی، ان کے والد اور دوسرے مدعا علیہ دامجی نے ان جائیدادوں کو گروی رکھا تھا جنہیں تسلیم شدہ طور پر ان کی رضامندی سے چھڑایا گیا تھا جیسا کہ ایک سمجھوتہ، اقتباس 27 کے تحت ظاہر کیا گیا ہے۔ اپیل کنندہ کے والد پرگجی نے دعویٰ کیا تھا کہ پہلے رہن کی تلافی کے لیے غور ان کی رقم تھی۔ تمام عدالت عالیان کی طرف سے درج کردہ نتیجہ یہ ہے کہ اس رہن کے چھٹکارے پر غور پہلے مدعا علیہ منسکھ لال امبلال کے حق میں مذکورہ جائیدادوں کے دوسرے موقع پر قیاس آرائی کے ذریعے کیا گیا تھا۔ پرگجی نے اس

اعلان کے لیے مقدمہ نمبر66 / 69دائر کیا تھا کہ 30 ستمبر 1958 کو دامجی اور آنندجی کے ذریعے اجرائی دی گئی دوسری رہن اسے پابند نہیں کرتی ہے۔اس نے مذکورہ جائیدادوں میں اپنے آدھے حصے کی تقسیم اور قبضہ بھی مانگا۔انہوں نے یہ بھی عرضی دائر کی کہ پہلے رہن کے چھٹکارے کے بعد ایک زبانی تقسیم ہوئی جس میں ہاؤس نمبر 248ان کے حصے میں آ گیا اور ہاؤس نمبر 247دامجی کے حصے میں آ گیا۔لیکن اس عرضی کو تمام عدالت عالیان نے مسترد کر دیا۔نتیجہ یہ ہوگا کہ ہاؤس نمبر 247اور 248مشترکہ خاندانی جائیدادیں ہیں جن میں اپیل کنندہ کے والد پرگجی اور دوسرے مدعا علیہ دامجی کا جائیدادوں میں مساوی حصہ ہے۔درج ذیل عدالت عالیان کی طرف سے درج کردہ نتیجہ یہ ہے کہ 30 ستمبر 1958 کا رہن فریقین کو پابند کرتا ہے۔

ان نتائج کے پیش نظر سوال یہ ہے: کیا اپیل کنندہ جائیدادوں کو دو مساوی حصص میں تقسیم کرنے اور ایسے ہی ایک حصص کی مختص کا حقدار ہے؟اس نتیجے کے پیش نظر کہ دونوں مکانات مشترکہ خاندانی جائیدادیں ہیں جن کے بعد پرگجی اور دامجی، بھائی بنے، وہ تقسیم کے ذمہ دار ہیں۔تاہم، یہ 30 ستمبر 1958 کے اقتباس 38 کے تحت رہن کی تلافی سے مشروط ہوگا جسے پہلے مدعا علیہ من سکھ لال کے حق میں اجرائی دی گئی تھی۔اس کے مطابق، ایوانوں کو دو مساوی حصص میں تقسیم کرنے کا ابتدائی حکم نامہ ہے اور ایسا ایک حصہ اپیل گزار کو مختص کیا جانا چاہیے۔ابتدائی حکم نامے پر عمل درآمد کرنے اور حتمی حکم نامہ منظور کرنے سے پہلے اپیل کنندہ کے لیے کھلا ہے کہ رہن کو منسکھ لال کے حق میں رہن قرض کی ادائیگی کے ذریعے چھڑایا جائے اور پھر جائیدادوں کو ملاقاتوں اور حدود میں تقسیم کیا جائے۔اگر دوسرا مدعا علیہ رہن کے قرض میں اپنا حصہ ادا نہیں کرتا ہے، تو پوری رقم اپیل کنندہ کو ادا کرنی چاہیے جس صورت میں دوسرا مدعا علیہ ڈاک ٹکٹوں اور رجسٹریشن میں کندہ اپنے حصے کا حقدار نہیں ہے اور اپیل کنندہ ادائیگی کے لیے ٹرائل عدالت سے مناسب ہدایت حاصل کر سکتا ہے۔

اس کے مطابق اپیل کی منظوری ہے۔لیکن حالات میں، بغیر کسی اخراجات کے۔

ٹی۔این۔اے

اپیل کی منظوری دی گئی۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.07.15 13:17
I am the author of this document